محدث فتوی
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

سوال

(501)جہیز میں تعاون

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امید ہے ایمان وصحت کی بہترین حالت میں ہوں گے ۔ اگر کسی لڑکی کے والدین اپنی بیٹی کی شادی پر جہیز کے لیے مالی مدد کا تقاضا کریں تو کیا ان کی مدد کرنی چاہیے ۔ ؟جب کہ جہیز دینا اسلام میں بذات خود ایچھا فعل تو نہیں ہے (ہمارے تشنہ علم کے مطابق) ۔ ۔ براہ کرم اس معاملے میں رہنمائی فرمادیجیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جزاک اللہ خیرا ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہیز عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے اسباب یا سامان ؛ یہ اس سامان کو کہتے ہیں جو لڑکی کو نکاح میں اس کے ماں باپ کی طرف سے دیا جاتا ہے ۔ جہیز دینے کی رسم پرانے زمانے سے چلی آرہی ہے ۔ ہر ملک اور ہر علاقے میں جہیز مختلف صورتوں میں دیا جاتا ہے ۔ لیکن عام طور پر زیورات، کپڑوں، نقدی اور روزانہ استعمال کے برتنوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔ برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں میں یہ رسم ہندواثرات کی وجہ سے داخل ہوئی اور ایک لعنت کی شکل اختیار کرلی ۔

کتنی ہی عورتیں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے گھر میں بیٹھے بیٹھے بوڑھی ہو جاتی ہیں ۔ کم جہیز کی وجہ سے بہت سی عورتوں کی زندگی عذاب ہو جاتی ہے؛ مار پیٹ کے علاوہ بعض دفعہ ان کو جلا دیا جاتا ہے یا ان پر تیزاب پھینکا جاتا ہے ۔ دوسری طرف آج کل کا معاشرہ انسانی رشتوں سے زیادہ دولت کو اہمیت دیتا ہے جس کی وجہ سے یہ لعنت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے ۔ اسلام میں جہیز کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اسلام سادگی کا دین ہے اور اسلام کی نظر میں عورت کا بہترین جہیز اس کی بہترین تعلیم وتربیت ہے ۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ایک غریب آدمی نا چاہتے ہوئے بھی جہیز دینے پر مجبور ہوتا ہے، حالانکہ یہ خاوند کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ گھر کا سامان مہیا کرے ۔ اس کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایسے لڑکوں کے رشتے تلاش کئے جائیں جو جہیز کے طالب نہ ہوں، اور ایسا کرنے سے اللہ تعالی ضرور کوئی نہ کوئی راہ نکال دے گا ۔

لہذا جہیز میں مدد کرنے کی بجائے شادی کے دیگر امور جیسے کھانا کھلانا وغیرہ میں تعاون کیا جاسکتا ہے ۔ اور حتی الامکان اس بری رسم کے خاتمے کی کوشش کی جانی چاہئے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1